آج خدام کی متعدد امدادی پارٹیوں نے جھونپڑیاں اور مکان تعمیر کرنے کے کام میں حصہ لیا

دو امدادی پارٹیوں نے نواحی بستیوں میں وسیع پیمانے پر ادویہ اور دیگر اشیا تقسیم کیں

امدادی پارٹیوں کے کام کا جائزہ لینے کیلئے مختلف علاقوں میں مکرم امیر صاحب اور قائد صاحب کا دورہ

لاہور ۷ اکتوبر۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی دو امدادی پارٹیوں نے شہر اور اس کی نواحی بستیوں میں بارش اور سیلاب زدہ لوگوں کی جھونپڑیاں اور کچے مکان تعمیر کرنے میں مدد دی۔ ایک پارٹی نے پولیس کے ساتھ مل کر لیاقت پارک میں اور دوسری پارٹی نے ملتان روڈ پر مہاجر آبادی میں تمام دن اس کام کو سرانجام دیا۔ یہ دونوں پارٹیاں دس دس خدام پر مشتمل تھیں۔ اور ان کے ساتھ طبی ۴ص

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:-

۴ اکتوبر "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے آرام رہا۔ لیکن گھٹنہ ابھی تک زمین پر نہیں لگتا"

۵ اکتوبر۔ "گلے میں خرابی ہے۔ اور ہلکی سی حرارت بھی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیالکوٹ میں ریلیف کا کام

معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کے ماتحت احمدی نوجوان مضافات میں خدمت خلق کا کام کرتے رہے۔ عودہ میں ایک مکان جو کہ بالکل گر گیا تھا ان کی خواہش پر مٹی کھود کر بھرتی ڈالی گئی۔ کرشنا والی میں ایک مکان کی بنیاد بنائی گئی۔

۴ص امداد کے پیش نظر ایک ایک ڈاکٹر بھی تھا۔ اس کے علاوہ دو اور پارٹیوں نے لاری روڈ کی اندرونی بستیوں اور محمود بوٹی بند کے آخری سرے پر ساندہ کلاں میں مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کی معیت میں وسیع پیمانے پر دوائیں تقسیم کیں اور مہاجر آباد جاکر دواؤں کے علاوہ خشک اشیاء اور کپڑے دھونے کا صابن وغیرہ بھی انہیں بہم پہنچایا۔

امیر صاحب مقامی مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم محمد سعید احمد صاحب نے صبح آٹھ بجے سے لے کر بارہ بجے تک دفتر میں موجود رہ کر ڈی۔ ایس۔ پی صاحب لاہور کے مطالبہ پر امدادی پارٹیاں ترتیب دینے اور پھر انہیں مختلف جہات میں روانہ کرنے ۴ص کے جملہ انتظامات کی نگرانی کی اور پھر بارہ بجے دوپہر سے لے کر چار بجے سہ پہر تک تمام متعلقہ علاقے کا دورہ کر کے امدادی پارٹیوں کے کام کا جائزہ لیا۔ اور اس بارے میں انہیں ضروری ہدایات دیں۔ اس دورے میں مکرم قائد صاحب کے علاوہ مکرم حاجی نصیر الحق صاحب۔ مکرم سید بہاول شاہ صاحب مکرم شاہد محمد اشرف صاحب ناصر اور مکرم مبارک محمود صاحب بھی مکرم امیر صاحب کے ہمراہ تھے۔ ان علاقوں میں جھونپڑیاں وغیرہ بنانے کا کام آئندہ بھی جاری رہے گا۔ کیونکہ بالخصوص مہاجر آباد میں بے شمار جھونپڑیاں اور مکانات گر پڑے ہیں۔ اور وہاں کے غریب و مفلوک الحال لوگوں میں انہیں دوبارہ تعمیر کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔

ضلع ملتان صوبے کے دوسرے علاقوں سے بالکل کٹ گیا

کوٹ میلا رام اور شام کوٹ کے درمیان ریلوے لائن زیر آب آگئی۔ لاہور اور کراچی کے درمیان آمد و رفت بند ہونے کا خطرہ

لاہور ۷ اکتوبر خانیوال اور بورے والا کی باقی ماندہ دو سڑکوں کے بھی زیر آب آنے کے بعد ضلع ملتان پنجاب کے دوسرے علاقوں سے بالکل کٹ گیا ہے۔ اب تک اس علاقہ میں تیرہ جگہ سے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ کبیر والا سے خزانہ ملتان پہنچا دیا گیا ہے کوٹ میلا رام اور شام کوٹ کے درمیان ریلوے لائن بھی زیر آب آگئی ہے۔ اب لودھراں اور خانیوال کے درمیان ریل گاڑیاں آ جا رہی ہیں۔ لیکن اندیشہ ہے کہ اڑتالیس گھنٹوں میں یہ لائن بھی زیر آب ہو جائے گی۔ اگر اس لائن پر بھی پانی آگیا تو اندیشہ ہے کہ لاہور اور کراچی کے درمیان براہ راست آمد و رفت کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ اب پانی سعد نجانیاں اور مخدوم رشید کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ فوج کے افسروں کو ہنگامی حالت کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ فوج اور آبپاشی کے حکام۔ غوث پور اور تلمبہ کے نزدیک دو شگافوں کو پر کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ محکمہ آبپاشی کے حکام نے باقی ماندہ شگافوں کو پاٹنے کے لئے ایک لاکھ ٹاٹ کی بوریاں اور چالیس ہزار کھمبے منگائے ہیں۔ ضلع کے حکام مزدوروں اور ضروری سامان بھیجنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ ڈر ہے کہ شگاف کہیں اور چوڑے نہ ہو جائیں۔ خانیوال لودھراں ملتان روڈ پر جو پانی گزر رہا تھا۔ وہ اب نیچے کی طرف پھیل رہا ہے۔ اس علاقہ سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن مویشیوں اور غیر منقولہ جائدادوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ ضلع منٹگمری میں نشیبی علاقوں سے پانی نکالا جا رہا ہے۔ اور امدادی کام پوری سرگرمی سے جاری ہے۔ گورنر پنجاب مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ سیلاب امداد کمشنر مسٹر آئی یو خاں کے ہمراہ آج صبح شیخوپورہ گوجرانوالہ۔ گجرات اور جہلم کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں بین الاقوامی عدالت کے جج منتخب ہو گئے

نیویارک ۷ اکتوبر۔ رات اقوام متحدہ نے ایران بلجیم اور پیرو کو دو سال کے لئے سلامتی کونسل کا رکن منتخب کر لیا۔ ان ملکوں کو لبنان ڈنمارک اور کولمبیا کی جگہ منتخب کیا گیا ہے۔ جن کی میعاد اس سال کے آخر میں ختم ہو رہی ہے ان کے علاوہ مصر ارجنٹائن۔ ڈومینین ری پبلک۔ ہالینڈ۔ فرانس اور نیشنلسٹ چین کو تین سال کے لئے اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کا ممبر بھی منتخب کر لیا گیا۔ آج رات بین الاقوامی عدالت کی اس خالی نشست کے لئے انتخاب ہوا۔ جو ہندوستان کے سر بینیگل نرسنگ راؤ کی وفات کے بعد خالی ہوئی تھی اس نشست کے لئے دو امیدوار تھے۔ ایک پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خان اور دوسرے ہندوستان کے جسٹس رادھا ونود پال۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان نے کامیابی حاصل کی۔

ایران میں بارہ اشخاص کو جاسوسی اور غداری کے الزام میں سزائے موت

تہران ۷ اکتوبر۔ ایران میں دس فوجی افسروں اور دو شہریوں کو جاسوسی اور غداری کے الزام میں موت کی سزا دی گئی ہے۔ کل خاص فوجی عدالت نے دس گھنٹے کے اجلاس کے بعد یہ حکم دیا۔ ان ملزموں نے اس حکم کے خلاف اپیل کی ہے۔ پچھلے مہینے ایران کے پانچ سو فوجی افسر اور شہری جاسوسی اور غداری کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ یہ سزائیں اسی سلسلہ میں دی گئی ہیں

مصری کابینہ نے مصری برطانوی سمجھوتے کے مسودہ کی منظوری دے دی

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ مصری کابینہ نے نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجیں ہٹانے کے متعلق مصری برطانوی سمجھوتے کے مسودہ کی منظوری دے دی ہے۔ قاہرہ کے سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق سمجھوتے*

* کا مسودہ دات کابینہ نے منظور کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ اخاء ۱۳۳۳ہش

النظر الی ما قال

یہودیوں میں محکومی کی وجہ سے جہاں بہت سی انفرادی برائیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ وہاں بیشمار قومی برائیاں بھی نشوونما پاگئی تھیں۔ اور برسرِ اقتدار آنے کی انتہائی خواہش کی وجہ سے وہ ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غیر یہودی حکمرانوں کو اپنی عورتوں کے ذریعہ بھی انہوں نے قتل کر دیا۔ اور اس کو فخر سمجھتے تھے۔ چنانچہ موجودہ تورات میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں بھی یہودیوں نے اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے لئے کئی ایسے حیلے اختیار کئے۔ یہاں تک کہ بعض نے یہ تجویز نکالی کہ اسلام قبول کر لیا جائے اور بعد میں ارتداد کر دیا جائے۔ تاکہ عوام پر اثر پڑے۔ کہ اگر یہ دین اچھا ہوتا۔ تو اس سے لوگ پھرتے کیوں۔ اس امر کا ذکر قرآن کریم میں بھی کیا گیا ہے۔

اسی طرح اسلام میں بہت سے ایسے یہودی بھی داخل ہو گئے تھے۔ جن کا مدعا اسلام کے اندر رہ کر انتشار پھیلانا تھا۔ اسلام کی فوری اور بے نظیر کامیابی نے بعض کو منافقت کا لبادہ پہننے کے لئے اور بھی اکسا دیا تھا۔ چنانچہ صنعاء کا رہنے والا عبداللہ بن سبا ایسا ہی شخص تھا۔ اس شخص نے مسلمانوں کو باہم لڑانے کے لئے جو جو سازشیں کیں۔ اور جس طرح ان کو زیرِ عمل لایا۔ اس سے تاریخ اسلام کے صفحے پر ہیں۔

اس شخص نے نہایت منظم طور پر مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر انہیں دست و گریبان ہونے کی لگاتار کوشش کی بظاہر مسلمان تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین حیات میں ہو چکا تھا۔ عہدِ صدیق رضؓ و فاروق رضؓ میں اس کی سازشیں پنپ نہ سکیں۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں وہ کامیاب ہو گیا۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ اس نے مسلمانوں کی کمزوریوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اگرچہ اکثر مسلمان عمال اس کی عیاری سے واقف تھے۔ اور اسکی چالوں کو سمجھتے تھے۔ مگر انہوں نے اس کی فتنہ پرداز ذہنیت کا صحیح اندازہ نہ لگایا۔ اور اسے صرف اپنے علاقہ سے نکالنے پر ہی اکتفا کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس نے بہت سے مسلمانوں کو حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کے خلاف بھڑکا دیا۔ اور وہ واقعہ فاجعہ ظہور پذیر ہوا۔ جس سے تاریخ اسلام ہمیشہ کے لئے خون سے رنگین رہے گی۔

یعنی شہادتِ عثمان رضؓ۔

یہ پہلی بغاوت تھی۔ جو مسلمانوں کی حکومت کے خلاف اسلام کے نام پر برپا ہوئی۔ اسلام نے چونکہ بغاوت کے خلاف سخت احکام دیئے ہیں۔ اس لئے اس سے پہلے باوجود سخت اختلافات کے کسی فرد یا جماعت کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ کسی خلیفۂ وقت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرتا۔ سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ اس پر بیّن دلیل ہے۔ پھر خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے تئیں خلافت کے حقدار سمجھتے تھے۔ اگر چاہتے۔ تو ہزاروں فدائیان اسلام کا لشکر تیار کر لیتے۔ مگر آپ نے اس کو اسلامی تعلیم کے صریح منافی خیال کیا۔ یہاں تک کہ جب باغیوں نے خلیفۂ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت حسن رضؓ اور دیگر جوانوں کو خلیفہ کی حفاظت پر تعینات کیا۔ اگر آپ مسلمانوں کی قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کو جائز سمجھتے۔ تو اس سے بہتر موقعہ خلافت حاصل کرنے کا اور کونسا تھا۔ آپ کے لئے بہت آسان تھا۔ کہ باغیوں کی حمایت حاصل کر لیتے۔ مگر نہیں۔ یہی نہیں بلکہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ تمام ائمہ اہل بیت کا بھی یہی مذہب رہا ہے۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اپنی کتاب مسئلہ خلافت میں فرماتے ہیں۔

"ائمہ اہل بیت کی پوری تاریخ میں ایک واقعہ بھی موجود نہیں۔ کہ انہوں نے لوگوں کو بنو امیہ و عباس کی اطاعت سے روکا ہو۔ برخلاف اس کے کتب حدیث امامیہ (مثلاً اصول کافی وغیرہ) میں ایسی تصریحات موجود ہیں۔ کہ باوجود اظہارِ استحقاق خود و شکوۂ غصب و تعدی۔ عدم اطاعت و حکم و خروج سے ہمیشہ مانع رہے"

عبداللہ بن سبا نے جو فتنہ مسلمانوں میں اٹھایا۔ اس کے اثرات شہادت حضرت عثمان رضؓ تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ اس دن کے بعد سے یہ فتنہ کسی نہ کسی صورت میں اسلام میں ہمیشہ سر اٹھاتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد میں اسی فتنہ نے خوارج کی صورت اختیار کر لی۔ اور افسوس ہے کہ مسلمانوں میں تقریباً ہر عہد میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو باغیانہ ذہنیت رکھتے تھے۔ جنہوں نے ہمیشہ فتنہ پروری کے عفریت کی پرورش کے لئے اسلام کے پاک نام کو استعمال کیا ہے۔ سبائیوں نے بھی یہ فتنہ اسلام کے نام پر ہی ایجاد کیا۔ اور خوارج نے بھی ان الحکم الا للّٰہ کا ہی نعرہ بلند کیا۔ انہوں نے اسلام کے نام پر اسلام کے بنیادی حکم الفتنۃ اشد من القتل کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ایک نہیں بلکہ کئی پہلوؤں سے سخت نقصان پہنچایا ہے۔

ان لوگوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو سیاست کی گندگیوں میں لت پت رکھنے کی سعی و کوشش کی ہے۔ اور اسلام کے مثبت اور روحانی اثر کے راستہ میں سخت رکاوٹیں اور سدِّ سکندری بنے رہے ہیں۔ اور تمام تاریخ اسلام کو ہی نہیں بلکہ خود اسلام کو ہی خون آلود بنا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نہ صرف مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم سے دور جا پڑے ہیں۔ بلکہ دوسری تازہ دم قوموں میں بھی اسلام کی توسیع رک گئی ہے۔

آج اگر بھارت کے ہزاروں کیلاش چندر کالجو اسلام سے نفور ہیں۔ تو دوسری طرف جس رنگ میں بعض جماعتیں جو مختلف اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر اپنے ہی ملکوں میں ابتری اور انار کی پھیلانے پر تلی ہوئی ہیں۔ ان کے کردار کو دیکھ کر انگلستان کے مشہور لیبر لیڈر مسٹر بیون کو بھی یہ کہنا پڑا ہے کہ

"اخوان المسلمین۔ جماعت اسلامی اور فدایان اسلام مذہبی دیوانوں کی جماعتیں ہیں۔ یہ لوگ ترقی کو اس طرح سے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس طرح ایک زمانہ میں عیسائی مذہبی دیوانوں نے کیا تھا۔ نیز سچا اسلام یقیناً ترقی کے خلاف نہیں۔ لیکن جس طرح یہ لوگ مذہب کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اشتراکیت اور دہریت ہی پیدا ہو سکتی ہے"

بے شک مسٹر بیون انگریز ہیں۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے اور نہ اسلام کے خیرخواہ ہیں۔ اغلب ہے کہ وہ خود لامذہب ہوں۔ مگر محض اسی وجہ سے ہم ان کی ان باتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بلکہ اصول یہ ہے کہ

النظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال

فی الحال ہم یہاں ان کی صرف ایک ہی بات کو لیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ "یہ لوگ جس طرح مذہب کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اشتراکیت اور دہریت ہی پیدا ہو سکتی ہے"۔ ظاہر ہے کہ اشتراکیت کا سب سے کاری ہتھیار یہ ہے۔ کہ کسی ملک میں پہلے انتشار پھیلایا جائے۔ یہی ہتھیار ہے۔ جس سے اس نے یورپ کی بعض اقوام اور مشرق میں چین جیسے بڑے ملک ہی میں نہیں بلکہ تقریباً تمام جنوب مشرقی ممالک میں فتح پائی ہے۔ اور فتح کا قدم بڑھاتے ہی چلا جاتا ہے۔ جہاں لاش ہو گی وہاں گدھ ضرور آئیں گے۔ اس لئے جہاں انتشار ہو گا۔ وہاں اشتراکی سب سے پہلے آگے بڑھیں گے۔ ان کے پیچھے روس کی عظیم طاقت ہے۔ چند ہی دنوں میں وہ ملک کا تیا پانچا کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اب صرف اسی پہلو کو لیکر دیکھئے۔ کہ اخوان المسلمین مصر میں کیا کر رہی ہے؟ یقیناً وہ انتشار پھیلا رہی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ انتشار کا فائدہ مسلمانوں کو نہیں بلکہ اشتراکیت کو ملے گا۔ دہریت کو ملیگا۔ کیونکہ آج ان کے پاس مادی طاقت ہے مسلمانوں کے پاس نہیں۔ باقی رہی روحانی طاقت تو حقیقت یہ ہے۔ کہ اخوان المسلمین بھی اپنے عمل سے ظاہر کر رہی ہے۔ کہ وہ روحانی طاقت کی بھی منکر ہے۔ اگر اس کے پاس روحانی طاقت ہوتی۔ یا اس کو روحانی طاقت پر ایمان ہوتا۔ تو وہ مسلمانوں ہی کی حکومت کے خلاف سازشوں اور بغاوت سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرتی۔ بلکہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

(باقی صفحہ ۸ پر)

عشق ایذا پرست ہے پیارے

تو جو خنجر بدست ہے پیارے
حسن کی یہ شکست ہے پیارے

جور سے اور بھی بھپرتا ہے
عشق ایذا پرست ہے پیارے

کہہ رہا ہے لہو شہیدوں کا
نیستی میں بھی ہست ہے پیارے

باوجود "فی احسنِ تقویم"
آدمی کتنا پست ہے پیارے

جام و مینا کہاں —— کہاں تو ہیں
وہ تو مستِ الست ہے پیارے

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۸ اخاء ۱۳۳۳ہش

خطبہ جمعہ

مومن کی ہمدردی کا دامن تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہونا چاہیئے

جب قوم پر کوئی مصیبت آجائے تو پورے جوش کے ساتھ خدمتِ خلق میں حصہ لینا چاہیئے

یہ مت خیال کرو کہ تمہارے حسن سلوک کی قدر کی جائے۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا کی خاطر کرنا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

(خطبہ نویس:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

نقرس کے حملہ کی وجہ سے

میں گزشتہ جمعہ بھی مسجد میں نہیں آسکا۔ اور اس سے پہلے بھی کچھ دن نمازوں کے لئے نہیں آسکا۔ اس دفعہ تین سال کے بعد نقرس کا شدید حملہ ہُوا ہے۔ اگرچہ یہ پہلے حملے کی طرح سخت نہیں تھا۔ تاہم میں گھٹنے کی درد اور اس کے ورم کی وجہ سے سجدہ نہیں کر سکتا تھا۔ میں یا تو اشارہ سے سجدہ کر لیتا تھا۔ اور یا تین چار تکیئے ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر ان پر سجدہ کرتا تھا۔ اب بھی میری لات میں درد ہے۔ گو اتنی نہیں۔ جتنی پہلے تھی۔ اور درد کی تیزی کی وجہ سے جو بخار ہو جایا کرتا تھا وہ بھی اب محسوس نہیں ہوتا۔ بہرحال میں ابھی سجدہ نہیں کر سکتا۔ میں نے گاؤ تکیہ منگوا لیا ہے تاکہ اگر زمین پر سجدہ نہ کر سکوں۔ تو گاؤ تکیہ کو سامنے رکھ کر اس پر سجدہ کر لوں۔

احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ اللہ تعالےٰ نے انسان پر دو طرح کی ذمہ داریاں عائد کی ہوئی ہیں۔ ایک ذمہ داری اس کے نفس کی ہے۔ جس میں اس کے عزیز اور رشتہ دار بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور ایک ذمہ داری اس کی قوم یا ملک کی ہے۔ جس میں وہ رہتا ہے۔ اس میں وہ تمام افراد شامل ہوتے ہیں۔ جو اس کی طرف کسی نہ کسی رنگ میں منسوب ہوتے ہیں۔ چاہے وہ انہیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اس نے انہیں دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اس ذمہ داری کو وسیع کیا جائے۔ تو یہ انسانیت کی ذمہ داری کہلاتی ہے۔ اور اگر اسے محدود کریں۔ تو یہ وطنی قوم کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اور اگر اسے اور محدود کر دیا جائے۔ تو ایک نسلی قوم یعنی ایک دادے کی اولاد کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بہرحال یہ ذمہ داری ایسی ہے۔ جس میں جاننے یا نہ جاننے کا سوال نہیں۔ انسانوں کا ہر طبقہ اس میں شامل ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

اسلام کے احکام میں

ان دونوں ذمہ داریوں کو مدنظر رکھا ہے۔ مثلاً انسان کی اپنی ذات ہے۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم دیا ہے۔ کہ اس کا خیال رکھا جائے۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ایک مہاجر صحابیؓ کے متعلق روایت آتی ہے۔ کہ جب وہ اپنے انصاری بھائی کے گھر گئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ ان انصاری صحابیؓ کی بیوی کے کپڑے نہایت میلے کچیلے ہیں۔ ان دنوں پردہ کے احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے توجہ دلائی۔ کہ

جسم اور لباس کی صفائی

رکھا کرو۔ کیونکہ مذہبی لحاظ سے بھی اور جسمانی لحاظ سے بھی یہ نہایت ضروری چیز ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے کیا صفائی رکھنی ہے۔ بیوی کی طرف توجہ کرنے والا تو خاوند ہوتا ہے۔ لیکن تمہارے انصاری بھائی کو تو گھر کی پرواہ ہی نہیں۔ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے۔ اور ساری رات نماز پڑھتا رہتا ہے۔ اسے دنیا کی طرف کوئی رغبت ہی نہیں ہے۔ جب وہ انصاریؓ گھر آئے۔ تو ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ لیکن انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا۔ میں نے تو روزہ رکھا ہُوا ہے اس پر مہاجر بھائی نے کہا۔ کہ جب تک تم کھانا نہ کھاؤ۔ میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ مگر جب ان کے مہاجر بھائی کا اصرار بڑھ گیا۔ تو انہوں نے کہا بہت اچھا میں روزہ کھول دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے کھانا کھا لیا۔ پھر رات کا کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد انصاری دوست نے نفل ادا کرنے شروع کئے۔ تو مہاجر بھائی نے انہیں پکڑ لیا۔ اور کہا تم گھر میں جاؤ۔ اور سو رہو۔ میں تمہیں نفل نہیں پڑھنے دوں گا۔ تہجد کے وقت میں تمہیں جگا دوں گا۔ خیر وہ گھر جا کر سو گئے۔ اور رات کے آخری حصہ میں مہاجر بھائی نے انہیں جگا دیا۔ اور انہوں نے نماز تہجد ادا کی۔ جب صبح ہوئی۔ تو وہ انصاری رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کیا کہ

یا رسولؐ اللہ

آپؐ نے فلاں شخص کو میرا بھائی مقرر کیا ہے۔ اس نے کل مجھے عبادت سے محروم رکھا ہے۔ میں دن کو روزہ رکھتا تھا۔ اور ساری رات نفل ادا کیا کرتا تھا۔ لیکن اس نے نہ مجھے روزہ رکھنے دیا۔ اور نہ ساری رات نفل ادا کرنے دیئے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے بھائی نے جو کچھ کیا ہے۔ درست کیا ہے۔ جو طریق تم نے اختیار کیا۔ وہ درست نہیں۔ تمہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ لنفسک علیک حق ولزوجک علیک حق۔ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس اسلام نے اپنے احکام میں انسان کی ذات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کہا ہے اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ پھر نفس میں بیوی اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی شامل کیا ہے۔

رشتہ داروں کے علاوہ

دوسرے افراد کے متعلق

ہم دیکھتے ہیں۔ تو ان کے متعلق بھی شریعت میں احکام موجود ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آؤ۔ تو نہا کر آؤ۔ پیاز لہسن یا اور کسی قسم کی بدبودار چیز کھا کر نہ آؤ۔ کپڑے دھو کر آؤ۔ اور خوشبو لگا کر آؤ۔ نہانا اس لئے ضروری قرار دیا۔ کہ گندہ رہنے کی وجہ سے جسم میں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ جو نہانے سے دُور ہو جاتی ہے۔ خوشبو لگانے کا حکم اس لئے دیا کہ بعض بیماریوں کی وجہ سے جیسے بغل گند ہوتی ہے۔ نہانے کے باوجود جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔ خوشبو اس قسم کی بُو کے ازالہ کیلئے مفید چیز ہے۔ غرض جو بُو عارضی ہوتی ہے۔ اس کا بھی علاج کر دیا۔ اور بیماریوں کی وجہ سے جو مستقل بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا بھی علاج کر دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ دیکھو انسان کے لئے یہ چیز بھی

ثواب کا موجب

ہے۔ کہ اگر وہ رستہ میں کوئی لکڑی کا نٹا یا گوبر پڑا ہُوا دیکھے۔ تو اسے دُور کر دے۔ اس کا یہ فعل بھی اس کے لئے نیکی شمار ہوگا۔ اب مسجد والے تو اس کے ہم مذہب تھے۔ لیکن سڑک پر چلنے والے اس کے وطنی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور غیر وطنی بھی ہو سکتے ہیں۔ مسافر اور سیاح بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس حکم کے ذریعہ آپ نے تمام بنی نوع انسان تک اپنی ہمدردی کے دامن کو وسیع کرنے کا حکم دیا۔ پھر جیسا کہ میں سمجھتا ہوں۔ ایک قرآنی آیت سے بھی یہ استدلال ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں سے بھی

انسانی ہمدردی

کا سلوک کرنا چاہیئے۔ جن سے عام حالات میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ اب تک اس آیت کے جو معنے کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ انسانی اموال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو زبان سے مانگ لیتے ہیں۔ اور ان کا بھی حق ہے جو زبان سے مانگتے نہیں۔ اور یا یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ کہ ان کے اموال میں انسان کا بھی حق ہے۔ جو اپنی ضرورت خود بیان کر لیتا ہے۔ اور جانور کا بھی حق ہے۔ جو اپنی ضرورت خود بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن

میں سمجھتا ہوں

کہ گو اس کے یہ معنے بھی درست ہیں۔ جو اب تک کئے جاتے ہیں۔ لیکن محروم میں غیر ممالک کے رہنے والے اور غیر اقوام بھی شامل ہیں۔ جن تک انسان کی عام حالات میں پہنچ نہیں ہوتی۔ مثلاً ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ انفرادی لحاظ سے ہم جاپانیوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ہاں قومی طور پر ہم چندہ کر کے جاپانیوں کی مدد کریں۔ تو وہ ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ پس اس لفظ میں وہ انسانی ہمدردی بھی شامل ہے۔ جو عام حالات میں انسان کی طاقت سے باہر ہوتی ہے۔ عرب۔ مصر۔ ایران۔ افغانستان چین۔ جاپان۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ ارجنٹائن۔ چلی۔ کینیڈا۔ برازیل۔ فرانس جرمنی

سپین۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک میں جو لوگ آباد ہیں۔ اُن سے ہمدردی کرنے کے ذرائع ہمارے پاس موجود نہیں۔ لیکن اگر ہم ایسے مواقع پر جب ساری قوم پر کوئی مصیبت آجایا کرتی ہے۔ اُن کی مدد کریں۔ تو اس طرح وہ بھی ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ یورپین لوگوں نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور انہوں نے ریڈکراس قسم کی سوسائٹیاں بنائی ہیں وہ آہستہ آہستہ چندہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر اور نرسیں وغیرہ ملازم رکھ لیتے ہیں۔ اور جب کسی قوم پر

کوئی بڑی مصیبت

آجائے۔ تو اس کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس طرح وہ اس آیت کے مفہوم کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ وفی اموالھم حقٌ للسائل والمحروم ہمسایہ محروم میں اس لئے شامل نہیں کہ گو وہ ہم سے نہیں مانگتا لیکن اُس کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ پس محروم علم کی وجہ سے محروم نہیں ہے۔ اسی طرح کراچی اور حیدرآباد و سندھ کے رہنے والے محروم نہیں کیونکہ گو ہم ان کی براہِ راست کوئی مدد نہیں کرتے۔ لیکن ہم گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ اور اس ٹیکس سے حکومت ان کی امداد کر رہی ہے۔ لیکن ہندوستان اور چین والوں کی نہ ہم براہِ راست کوئی مدد کرتے ہیں۔ اور نہ ہماری حکومت ان کی کوئی مدد کرتی ہے۔ اگر ہم اس قسم کے محروم لوگوں کی مدد کرنا چاہیں۔ تو وہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم ریڈکراس یا ہلال احمر کی قسم کی تبلیغی سوسائٹیاں بنالیں۔ اور عام حالات میں اپنے اموال سے کچھ نہ کچھ بطور چندہ دیتے رہیں۔ تا اگر کسی قوم پر کوئی بڑی مصیبت آئے۔ تو ان سوسائٹیوں کی وساطت سے ہم اُس کی مدد کرسکیں۔ پس

اس آیت کے مطابق

میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو اس قسم کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ کہ وہ اُن لوگوں کی مدد کو بھی پہنچ سکیں۔ جن تک عام حالات میں ان کی پہنچ نہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ اس قسم کے سامان پیدا کردے کہ ہم دوسرے لوگوں کی مدد کرسکیں تو ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ بلکہ پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ پچھلے دنوں مشرقی پاکستان میں سیلاب آیا جس پر میں نے خطبہ پڑھا۔ اور جماعت کو تاکید کی۔ کہ فوری طور پر چندہ کر کے مشرقی پاکستان کی مالی امداد کی جائے۔ اس پر پہلا عمل تو میرے دفتر نے کیا۔ کہ انہوں نے دو دن تک میرا خطبہ دبا رکھا اور پھر اُسے ڈاک کے ذریعہ الفضل کو بھیجا۔ اُن دنوں ڈاک میں ایسی مشکلات پیش آگئیں۔ کہ خطبہ الفضل والوں کو قریباً دس دن بعد ملا۔ دوسرا عمل نظارت علیا۔ نظارت امورِ عامہ اور نظارت بیت المال نے کیا۔ کہ ان کی طرف سے پندرہ دن تک اخبار میں کوئی تحریک نہ چھپی۔ پھر تیسرا عمل الفضل والوں نے کیا۔ کہ انہوں نے صرف خطبہ شائع کردیا۔ بعد میں اس تحریک کا تکرار نہ کیا۔ گویا خدا تعالےٰ نے جو ہمارے لئے اس قسم کا موقع بہم پہنچایا تھا۔ کہ ہم

مشرقی پاکستان کی مدد

کرسکیں۔ اس کے متعلق پوری کوشش کی گئی کہ جماعت کے کانوں میں یہ تحریک نہ پڑے اور دفتر والوں نے اپنا سارا زور اس بات پر لگا دیا۔ کہ میری یہ تحریک جماعت تک پہنچنے نہ پائے۔ تا انہیں تو اب کا کہیں موقع نہ مل جائے۔ جب مرکز کی یہ حالت ہو۔ تو بیرونی جماعتوں کے متعلق کیا کہا جاسکتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ متواتر اس قسم کے حالات پیدا ہوئے ہیں۔ کہ جب کسی ناگہانی بلا کے وقت مصیبت زدوں کی مدد کی گئی تو اس کا ذکر ایک لمبے عرصہ تک سلامتی میں رہا۔ پچھلے دنوں ایک کار کی ٹکر کا واقع لائلپور میں ہو گیا تھا۔ حکومت کے افسران نے جماعت سے کہا۔ کہ اس وقت ہم تو مصیبت زدگان کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔ آپ ہی ان کی مدد کریں اس پر کچھ دوست وہاں گئے۔ اور انہوں نے مدد کی۔ اس کی وجہ سے دس پندرہ دن تک علاقہ میں شور رہا۔ کہ فلاں موقع پر احمدیوں نے یہ کیا۔ احمدیوں نے

مصیبت زدگان سے ہمدردی کا سلوک

کیا۔ ان کی مرہم پٹی کی۔ اور انہیں مناسب جگہوں پر پہنچایا۔ پھر پچھلا سیلاب آیا تھا۔ یہ موقع بھی ایسا تھا۔ کہ مصیبت زدگان سے ہمدردی کا اظہار کیا جاتا اور جماعت نے ایسا کیا بھی۔ اب پھر سیلاب آیا ہے۔ اس موقعہ کو بھی ہمیں ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے۔ اس موقع پر اگر دفاتر میں چھٹی بھی کردی جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً آخری جمعرات کو ہمارے دفاتر اور دیگر ادارے بند رہتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے دفاتر میں ایسا نہیں ہوتا۔ مجھے بعض دوستوں نے معین صورت میں کہا ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کے اداروں میں اس قسم کی چھٹی نہیں ہوتی۔ تو ہمارے مرکز میں ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔ میں اس کی تحقیقات کر رہا ہوں۔ لیکن اگر آخری جمعرات کو چھٹی ضروری ہے۔ تو ایسے مواقع پر کیوں چھٹی نہیں دی جاتی۔ تا مصیبت زدگان کی امداد کی جائے۔ یا سڑکوں کی مرمت کی جائے۔ تاکہ لوگوں کے تعلقات جو منقطع ہو جاتے ہیں۔ وہ دوبارہ قائم ہو جائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کئی احمدی اس بات سے چڑ جاتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کی ہم مدد کرتے ہیں۔ وہی کچھ عرصہ کے بعد

ہم سے دشمنی کرنے لگ جاتے ہیں

لیکن یہی چیز تو مزہ دیتی ہے کیونکہ اگر وہ لوگ جن کی خدمت کی جائے۔ مخالفت کرنے لگ جائیں۔ تو ہمارا دل اس بات پر خوش ہوگا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ انسان کی خاطر نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ ابھی اس طوفان میں ایک واقعہ پیش آیا ہے۔ ایک بس سروس کمپنی کے متعلق ہمیشہ یہ شکایت آتی ہے۔ کہ وہ اپنی لاریاں ربوہ میں نہیں ٹھہراتی بلکہ ان کی لاریاں یا تو احمد نگر کے قریب ٹھہرتی ہیں۔ یا جنیوٹ کے پاس جاکر ٹھہرتی ہیں۔ تا ربوہ سے احمدی سوار نہ ہوں۔ جب طوفان آیا۔ اور سڑک پانی کے نیچے آگئی۔ تو مسافروں کی امداد کرنے کے لئے ربوہ کے خدام سڑک پر گئے۔ اس بس سروس کمپنی کی ایک لاری پانی میں پھنس گئی۔ جب خدام مدد کے گئے۔ تو ڈرائیور نے کہا۔ تم لاری کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ڈرائیور اور مسافر کافی وقت تک زور لگاتے رہے۔ لیکن لاری نہ نکلی۔ بعد میں وہ مجبور ہو کر خدام کے پاس آئے۔ اور ان سے کہا۔ کہ لاری نکالنے میں ہماری مدد کی جائے۔ چنانچہ کچھ خدام گئے۔ اور انہوں نے نہایت محنت سے اس لاری کو باہر نکال دیا۔ ڈرائیور نے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ لوگوں نے ہماری خاطر بہت تکلیف برداشت کی ہے۔ اس دوران میں کسی لڑکے نے یہ کہہ دیا۔ کہ آپ شکریہ تو ادا کرتے ہیں۔ مگر کیا احمدیوں کو کبھی اپنی لاری میں سوار بھی کریں گے۔ اُس لڑکے کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا تھا۔

خدا تعالیٰ کی خاطر کیا تھا

مگر تاہم اُس ڈرائیور نے یہ جواب دیا۔ کہ اب ہم پہلے آپ کو بٹھایا کریں گے۔ پھر اور کسی کو بٹھائیں گے۔ لیکن دل ایک دن میں نہیں بدلا کرتے۔ دل آہستہ آہستہ بدلتے ہیں۔ اس لئے تم اپنا کام کرتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کا خیال نہ آنے دو۔ کہ دوسرے لوگ تمہاری مخالفت کرتے ہیں۔ یا تمہاری خدمت کی قدر کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بار بار فی سبیل اللہ کے الفاظ بیان فرماتا ہے کہ تم جو نیکی بھی کرو۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کرو۔ اس لئے چاہے تم سو دفعہ نیکی کرو۔ اور جن سے تم نیکی کرو۔ وہ سو دفعہ تمہاری مخالفت کریں۔ وہ تمہارے دشمن ہو جائیں۔ مگر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ آخر قیامت کے دن انہیں کو پکڑا جائے گا۔ اور تمہارے گلے میں سو سو ہار پڑیں گے۔ پس تم میں سے کسی کو اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ تمہارے حسن سلوک کی کوئی قدر بھی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ اور وہی تمہاری نیکی کا بدلہ دے گا۔ اس دفعہ

لاہور کی جماعت نے

قربانی کا اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور وہاں کے خدام نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ اس دفعہ اُن میں بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور انہوں نے مصیبت زدگان کی خوب مدد کی ہے۔ اور انہوں نے اُن مکانوں میں لوگوں کو پناہ دی ہے۔ جنہیں گزشتہ فسادات میں جلانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اور جن لوگوں کو اب پناہ دی گئی ہے۔ وہ انہیں جلانے آئے تھے اب وہ لوگ اپنے دلوں میں کتنے شرمندہ ہوں گے کہ اگر ہم ان مکانوں کو گزشتہ فسادات کے دوران میں جلا دیتے۔ تو آج ہم طوفان میں ڈوب جاتے اور ہمیں پناہ کی کوئی جگہ نہ ملتی۔ اب فرض کرو۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد جماعت کے احسان کو بھول جاتے ہیں۔ تب بھی تم اُن سے

حسن سلوک کرو

کیونکہ تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہی اس کا اجر دیگا اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے۔ یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا۔ تو یہ اُس کا قصور ہے۔ تمہارا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ۔ اور ہمارا خدا ایسا ہے۔ کہ اُس نے نیکی کرنے والے کے لئے ثواب کے اتنے رستے کھولے ہیں۔ کہ اُن کی کوئی حد ہی نہیں۔ اس لئے ایسے فعل پر کسی مسلمان کے دل میں انقباض پیدا ہونا یا نفرت اور حقارت کا جذبہ پیدا ہونا اور دل میں گرہ پڑنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے تو تمہیں

چڑنے کی ضرورت نہیں

اس کی گالی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص کسی کو گالی دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے اُسے دعائیں دیتے ہیں۔ اب دیکھو اُس شخص کی گالیوں نے کیا بنانا تھا۔ اگر کچھ بنانا ہے۔ تو فرشتوں کی دعاؤں نے بنانا ہے۔ میری اپنی یہ حالت ہے۔ کہ مجھے کوئی کتنی گالیاں دے مجھے اس بات کا

احساس بھی نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان الفاظ سے میرا کیا بگڑتا ہے۔ بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے بد دعا کی ہے مجھے ان کی بات پر ہمیشہ ہنسی آتی ہے۔ کہ اگر تو خدا تعالےٰ قادر و علیم ہے اور وہ یقیناً ایسا ہے۔ تو وہ جانتا ہے۔ کہ کوئی شخص دعا کے قابل ہے یا بد دعا کے۔ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ دعا کے قابل ہے تو وہ اپنے علم کے مطابق اس سے سلوک کریگا اور کسی کی بددعا کو کیوں سُنے گا۔ اور اگر اس کے علم میں وہ دعا کے قابل نہیں۔ تو اگر کوئی اسے بد دعا نہ بھی دیتا۔ تب بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا تھا۔ اگر خدا تعالےٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اُس کے دس بچے زندہ رہیں۔ اور دوسرا شخص کہتا ہے۔ کہ خدا کرے اس کے سارے بچے مر جائیں۔ تو خدا تعالےٰ پاگل تو نہیں۔ کہ وہ اس کی بات کو مان لے۔ وہ اپنے علم کے مطابق اس سے سلوک کرے گا۔ اور دوسرے شخص کی بدُعا کوئی اثر نہیں کرے گی

یہ عجیب بات ہے

کہ تم ایک طرف تو اسے خدا سمجھتے ہو اور دوسری طرف اُسے اپنے سے بھی کم عقل سمجھتے ہو۔ ہمارا خدا تو کامل خدا ہے۔ اگر ساری دنیا ملکر بھی ہمارے لئے بد دعائیں کرے۔ تو ہم ان سے ڈر نہیں سکتے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے علم کے مطابق ہم سے سلوک کرے گا۔ وہ اس بات کا پابند نہیں۔ کہ دوسرا جو کچھ کہہ دے۔ اُسے مان لے یہ تو جاہل عورتوں کا طریق ہے کہ وہ دوسرے کی بد دعا سے ڈرتی ہیں۔ مجھے ساری دنیا بد دعائیں دے دے۔ میں ان کے سامنے بیٹھ جاتا ہوں اور بد دعائیں سنتا جاتا ہوں۔ میرا کچھ نہیں بگڑیگا کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ لوگ میرے خدا نہیں۔ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور وہ خوب سمجھتا ہے کہ میں ان بد دعاؤں کا مستحق ہوں یا دعاؤں کا۔ اسی نے مجھ سے معاملہ کرنا ہے ان لوگوں کا کیا ہے۔ یہ جو چاہیں کرتے رہیں۔ ان کی بد دعاؤں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

مظلوم کی دعا

قبول ہوتی ہے۔ مظلوم کی دعا اور خدا تعالےٰ کے درمیان کوئی چیز روک نہیں۔ لیکن پہلے تو تم اپنے آپ کو ظالم بناؤ گے۔ تو ایسا ہوگا۔ جب تم کسی کی بد دعا سے ڈرتے ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ تم ظالم ہو۔ اور اگر تم جانتے ہو کہ تم نے جرم کیا ہے۔ تو اس کا علاج ڈرنا اور شور مچانا نہیں بلکہ ظلم کا علاج یہ ہے کہ تم مظلوم کے پاس جاکر اس سے اپنے قصور کی معافی طلب کرو غرض تمہیں احسانات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ لوگ تمہاری خدمت کو بھول گئے

ہیں۔ وہ سب بیشک بھول جائیں۔ جس ذات کے لئے تم نے ان کی خدمت کی تھی۔ وہ اسے نہیں بھول سکتی۔ خدا تعالےٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ اس کا بہتر اجر تمہیں دے گا۔

25

امام غزالیؒ

نے ایک کہانی بیان کی ہے۔ جسے حدیث کہا جاتا ہے۔ لیکن وہ حدیث نہیں۔ مگر چونکہ کہانیوں سے بھی بعض اسباق ملتے ہیں۔ اس لئے صوفیاء اپنی کتابوں میں ایسی کہانیاں بھی درج کر دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوں گے۔ اور آپ کی امت بھی کھڑی ہوگی کہ جہنم میں یکدم جوش پیدا ہوگا۔ اور اس کی آگ باہر پھیلنی شروع ہو جائے گی۔ اسے دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ساری امت دعا کرنے لگ جائے گی۔ وہ گریہ وزاری کرے گی۔ لیکن آگ برابر بڑھتی چلی جائے گی اتنے میں جبریل ایک پتیلا لائیں گے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں گے یا رسول اللہ اس پتیلے میں پانی ہے۔ آپ اس پانی کو لیں۔ اور آگ پر چھڑکیں۔ اس سے آگ بجھ جائے گی

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم

دریافت فرمائیں گے۔ کہ اس پتیلا میں کیسا پانی ہے۔ تو جبریل جواب دیں گے۔ اس میں امت کے گناہ گاروں کے آنسو ہیں۔ اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔ کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے میں اس ادعا کو لچر اور لغو سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث نہیں۔ بلکہ امام غزالیؒ نے اس واقعہ کو صرف نصیحت کے رنگ میں نقل کر دیا ہے اگر یہ حدیث ہوتی۔ تو اسے کوئی معتبر محدث اپنی معتبر کتاب میں بھی بیان کرتا۔ لیکن اسے کسی معتبر محدث نے بیان نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ صوفیاء نے بہت سی باتیں ایسی نقل کر دی ہیں۔ جو کبھی تو حدیث کے رنگ میں گئی ہیں۔ لیکن وہ احادیث نہیں۔ محدثین کا خیال ہے کہ جس بات میں کوئی نصیحت پائی جائے۔ صوفیاء اسے نقل کر دیتے ہیں۔ وہ اسے پرکھتے نہیں۔ اس قسم کی روایات میں سے یہ واقعہ بھی ہے۔ اس میں

ایک سبق ہے

جو قابل قدر ہے۔ اور وہ سبق یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص غلطی کرتا ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے سامنے روتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ باقی یہ بات بالکل لغو

ہے۔ کہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے اقطاب اور اولیاء کی دعاؤں نے کوئی اثر نہ کیا۔ وہاں گناہ گاروں کے آنسوؤں نے اثر کر دیا۔ اتنا حصہ بالکل لچر اور پوچ اور بیہودہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گناہ گاروں کا رونا اور ان کی گریہ زاری کرنا ان کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ کہ اُن کے آنسو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی دعاؤں سے بھی بڑھ گئے۔ پس ذکری کے طور پر اس واقعہ میں ایک خوبی پائی جاتی ہے۔ جو قابل قدر ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ حدیث ہے میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ بہر حال اگر کوئی انسان ظلم کرتا ہے تو اسے خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنا چاہیئے اور اپنی غلطی کی معافی طلب کرنی چاہیئے۔ باقی یہ کہ لوگوں کی بد دعائیں خواہ ظالمانہ ہوں۔ خدا تعالےٰ تک چلی جاتی ہیں۔ اور وہ انہیں قبول کر لیتا ہے۔ درست نہیں۔ اگر بد دعائیں کام دیں۔ تو ہمارے لئے تو سارے مولوی بد دعائیں کرتے رہتے ہیں ایسے مولوی بھی موجود ہیں جو صبح شام ہم پر رات دن ہم پر لعنت ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں کوئی اثر ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کبھی کا ختم ہو جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر یہ انسانی کام ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کبھی کا ختم ہو جاتا۔ پس اس امر کو یاد رکھو۔ کہ

ہمارا خدا منصف اور وفادار ہے

وہ ہمیشہ انصاف سے کام لیتا ہے۔ وہ صرف اس کو پکڑتا ہے۔ جو غلطی کرتا ہے۔ اور جو شخص غلطی نہیں کرتا۔ وہ اسے کچھ نہیں کہتا۔ دین کے بارے میں تم حق پر ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ دین کے بارہ میں دوسرے لوگوں کو ہی پکڑے گا تمہیں نہیں پکڑے گا۔ اگر تم کسی سے حسن سلوک کرتے ہو۔ اور وہ تمہارے احسان کی ناقدری کرتا ہے۔ تو بدلہ تو خدا نے دینا ہے۔ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر وہ شخص تمہارے احسان کی قدر نہیں کرتا۔ بلکہ تم پر ظلم کرتا ہے۔ تو تمہیں خدا تعالےٰ سے دوہرے بدلہ کی امید کرنی چاہیئے ایک تو تمہارے احسان کا بدلہ تمہیں ملے گا اور دوسرے تم پر ظلم کرنے کی وجہ سے تمہارے احسان فراموش دشمن کی نیکیاں بھی تمہیں مل جائیں گی۔ لیکن یہ یاد رکھو۔ کہ شریف طبقہ ہر قوم میں ہوتا ہے۔ دہریوں میں بھی شریف ہوتے ہیں۔ پھر مسلمان کے کان میں تو قرآن کریم کے الفاظ رات دن پڑتے رہتے ہیں اس لئے کوئی نہ کوئی درجہ شرافت کا اس میں ضرور موجود ہوتا ہے۔ پس تم کیونکر سمجھتے ہو۔ کہ

تمہاری نیکی ان پر اثر نہیں کرے گی۔ ممکن ہے تمہاری نیکی دیکھ کر وہ بھی اس قسم کا کام کرنا شروع کر دیں۔ اور اس طرح ان میں بھی۔

قوم۔ ملک اور حکومت کی خدمت

کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو تمہیں احسانات کا بھی ثواب ملے گا۔ کہ تم نے نیکی کی۔ اور اس بات کا بھی ثواب ملے گا۔ کہ تمہاری وجہ سے دوسرے کئی لوگوں نے نیکی کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے ذریعہ کوئی دوسرا آدمی ہدایت پا لیتا ہے۔ تو اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک ثواب تو اسکی اپنی نیکی کا ہوتا ہے۔ اور ایک ثواب اس شخص کی نیکی کا ملتا ہے۔ جو اس کے ذریعہ ہدایت پاتا ہے۔ فرض کرو۔ تمہاری وجہ سے پاکستان کے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ اور تمہاری تعداد ایک لاکھ ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم میں سے ہر ایک کو ۸۰۰ آدمیوں کی نیکی کا ثواب ملے گا۔ ایک آدمی کی نیکی بھی بڑی چیز ہوتی ہے اور وہ آسمان اور زمین کو بھر دیتی ہے۔ پھر اگر کسی کے ذریعہ ۸۰۰ اشخاص ہدایت پا جائیں۔ اور ان ۸۰۰ اشخاص کی نیکیوں کا ثواب بھی اسے ملے۔ تو پھر اس کی نیکیوں کو رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ ہی سامان کرے تو کرے۔ ورنہ زمین و آسمان میں اس کی نیکیاں سما نہیں سکیں گی۔ پس دوست اس قسم کے

نیکی کے مواقع کو ضائع نہ کریں

بلکہ ان مواقع پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خدمت کریں۔ اگر تمہارے عمل کو دیکھ کر دوسرے لوگوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے تو یقیناً اس سے سارے ملک کا معیار اخلاق بلند ہو جائے گا۔

سکرٹریان امور عامہ کی توجہ کیلئے

جملہ سکرٹریان امور عامہ اپنی اپنی جماعتوں کے صناعوں یعنی پیشہ ور احباب۔ مثلاً بڑھئی۔ لوہار۔ فٹر۔ مکینک وغیرہ غرضیکہ کسی بھی صنعت کا کام کرنے والے ہوں کی فہرستیں فوری طور پر دفتر میں بھجوا کر مشکور فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔
عمر۔ پیشہ۔ تاریخ بیعت
اب کیا کام کر رہے ہیں۔

ناظر امور عامہ

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کیلئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک۔۔۔ کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کروں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے۔ دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو"

پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں (ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب بہت قریب ہے۔ حسب فیصلہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

آمد رکھنے والے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔ جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات جس کی وجہ گرانی اشیاء ہے اکے تقاضا کافی ہوتا ہے۔ لیکن احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتے اور جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ کہ چندہ جلسہ سے قبل ادا کر دیا جائے تاکہ انتظامات جلسہ میں وقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ تمام احمدی اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کریں۔ لیکن اس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔ چاہیئے۔ کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو۔ جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ ادا نہ کر دے۔

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ کہ پینتیس چالیس ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔

جلسے تو ہر جگہ ہی ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جلسے سے بڑے سے بڑے بھی جلسے منعقد ہوتے ہیں جن کا انتظام بڑی بڑی مقتدر پارٹیاں کرتی ہیں۔ لیکن کھانے کا انتظام وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ اس بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی ہی کی ضرورت ہے (ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان گم شدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۲۵۶۶ جس کی پانچ رسیدات کاٹی ہوئی ہیں۔ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات سے گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا احباب اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اور اگر کسی کے علم میں یہ رسید بک آئے۔ تو ہمیں اطلاع کر دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بھانجی خالدہ معصومہ کی دائیں بازو کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے اس کی جلد صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد میرز اینڈ نیلا گنبد لاہور)

(۲) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ اپیل مقدمہ فیڈرل کورٹ میں دائر کی ہے۔ میری بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع احمدی موضع سلیم پور ڈاکخانہ مراد پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

(۳) میرا تبادلہ لاہور بادامی باغ پولیس میں ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تبادلہ ہر طرح سے مبارک ہو۔ نیز میری اہلیہ بعارضہ T.B بیمار ہے۔ صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ ملک اسسٹنٹ کلرک ہاؤس نمبر 3/9 ماڈل ٹاؤن ریلوے روڈ جہلم شہر)

اخبار ربوہ

(۱) ربوہ ۵ اکتوبر۔ ربوہ اور رجانیاں کے درمیان سیلاب کی وجہ سے جہاں ریلوے لائن ٹوٹی ہوئی ہے۔ اس کی درستی کے لئے خدام الاحمدیہ ربوہ نے ریلوے آفیسرز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اجتماعی وقار عمل کیا۔ ۴ اکتوبر کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تمام محلہ جات میں اعلان کروایا کہ تمام خدام کو اجتماعی وقار عمل میں شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ تحریک جدید نے اپنے دفاتر میں اس غرض کے لئے رخصت کر دی۔ صدر انجمن احمدیہ نے بھی خدام کو وقار عمل میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ تعلیمی اداروں یعنی جامعۃ المبشرین اور ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ میں بھی تعطیل کر دی گئی۔ ۵ اکتوبر صبح ساڑھے سات بجے تمام خدام مقام عمل پر پہنچ گئے۔ جن کو چار حصص میں تقسیم کیا گیا۔ بارہ بجے تک تمام خدام نے اپنے ہاتھوں اور سروں پر ٹوکریاں اٹھا کر ریلوے لائن کی حد میں مٹی ڈالی۔ ریلوے کے کئی ایک آفیسرز بھی پہنچے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے اس جذبہ کی نہایت درجہ تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ ہم نے صرف اس جماعت میں ہی یہ جذبہ دیکھا ہے۔ کہ وہ خدمت خلق کے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وقار عمل کے اختتام پر مکرم نائب صدر خدام الاحمدیہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے وقار عمل میں اول آنے والوں کو انعامی علم دیا۔

(۲) مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا جلد واپس انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے اُن کے اعزاز میں الوداعی دعوت دی گئی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم شاہ صاحب نے اپنے دلچسپ واقعات بیان کئے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ نے بھی اس موقعہ پر مختصر سی تقریر فرمائی۔

(۳) ربوہ سے لے کر لاہور تک اب راستہ صاف ہے۔ اور سرگودھا سے لاہور تک لاریاں آجا رہی ہیں۔ (نامہ نگار)

لجنات اماء اللہ کیلئے خدمت خلق کا بہترین موقعہ

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی مدد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین ہفتے ہوئے تحریک فرمائی تھی۔ اور اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ یہ وعدے لکھوانے کا وقت نہیں جو پیش کر سکیں وہ فوری طور پر پیش کر دیں مگر افسوس ہے کہ بہت کم لجنات نے اس چندہ کی طرف توجہ دی ہے۔ خدمت خلق کے ایسے موقعے بہت کم ملتے ہیں۔ پس تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ جلد از جلد سیلاب زدگان کی مدد کے لئے چندہ جمع کریں۔ مدد وہی ہے جو وقت پر کی جائے۔ اس وقت ہزاروں۔ لاکھوں مرد عورت۔ بچے بے گھر پڑے ہیں۔ ان کو غذا کی بھی ضرورت ہے۔ کپڑے اور ادویہ کی بھی ضرورت ہے یہ ہمیں اور کچھ تو کر نہیں سکتیں۔ مالی امداد ہی دے سکتی ہیں سو ہمیں چاہیئے۔ کہ جس قدر جلدی چندہ دے سکتی ہوں بھجوائیں تاکہ وہاں وقت پر مدد پہنچے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

چوہدری سلطان علی صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ سلطان پورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۹/۵۴ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ نومولود کو مسعود خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اللھم آمین۔ (خاکسار غلام محمد ثالث احمدی از لاہور)

تبلیغ احمدیت کا سب سے آسان طریقہ اپنے زیر تبلیغ احباب کو محمد قسم کا تبلیغی ناول پڑھنے کے لئے دیں۔ جسے ہاتھ میں لینے کے بعد ختم کئے بغیر رکھنا ناممکن ہے۔ اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ رعایتی قیمت بمقصد تبلیغ ایک روپیہ، بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجنے پر محصول ڈاک معاف بذریعہ وی پی چھ آنے محصول ڈاک مکتبہ محمدیہ ۱۶ امیکلیگن روڈ دہلی دروازہ لاہور۔ **دو رہیں**

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن 26

ضرورت

ایک ٹرک ڈرائیور اور ایک ہائی اسپیڈ ڈیزل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ کام شہر سے باہر کیمپ میں ہو رہا ہے۔ امیدوار ایماندار محنتی اور سابقہ تجربہ رکھنے والے ہوں۔ پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔

میسرز اسمٰعیل برادرس برمکان ۵۵۵/۱ پرانا سکھر سندھ

خالص سونے کے زیورات چاندی کے ظروف، کپس، شیلڈ کیلئے غنی جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں۔

دارالقضاء کے اعلانات

مکرم رفیق احمد صاحب باجوہ پسر چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ مرحوم ونال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مرحوم کی دس مرلہ زمین سکنی ربوہ ان کی والدہ (اہلیہ مرحوم) کے نام منتقل فرمائی جائے اگر کسی کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دے بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

(۲) مکرم لفٹیننٹ بشیر احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم دھوریہ ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مرحوم کی جو امانتی اور نفع مند کاروبار پر لگی ہوئی رقم ہے وہ ان کے جائز ورثاء میں تقسیم کی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی قرضخواہ یا وارث کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

دواخانہ خدمت خلق مرکز احمدیت

کا واحد شہرہ آفاق دواخانہ ہے۔ بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کے جن میں چند ایک کے اسماء جو اس کے مرکبات استعمال کر کے سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں۔ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔
۲۔ میاں ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی
۳۔ ڈاکٹر میرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
۴۔ کیپٹن محمد سعید صاحب افسر بازار ربوہ
۵۔ جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

حب رحمت

اٹھرا کی اکسیر گولیاں۔ جس کے بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہوں ان کے لئے یہ گولیاں رحمت ہیں قیمت مکمل کورس گیارہ روپے سولہ مھولڈاک

ملنے کا پتہ: حکیم عبیداللہ انجھار بوہ ضلع جھنگ

ہمراہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر اشتہارات)

فونٹین پن مرمت کی ۵۵ سالہ پرانی دوکان

ہمارے ہاں ہر قسم کے قیمتی قلم کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے۔ عمدہ اور معمولی قسم کے نئے قلم ہر وقت دستیاب ہوتے ہیں ریڈیم بیتل لوہے کی مہریں ہر زبان میں تیار کی جاتی ہیں۔ میسرز۔ فاونٹین پن ورکشاپ نیلہ گنبد لاہور

احمدی مزارعین کی ضرورت

لیہ ضلع مظفر گڑھ میں سلسلہ کی نہری الاراضی کے لئے احمدی مزارعین کی ضرورت ہے۔ مزارعین کو تقاوی وغیرہ کی سہولت دی جائیگی۔

مزید تفصیلات کیلئے

چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مینیجر اراضی لیہ یا دفتر ھذا سے خط و کتابت کریں۔ یا خود ملیں۔ وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

بیاہ شادیوں کیلئے ہر قسم کا کپڑا دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں محمد شفیع محمد افضل

روح پرور خطبات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروائیں۔ سالانہ قیمت ۶/-/- (مینیجر الفضل لاہور)

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو ۔۔۔ بجلی ۔۔۔ بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

اٹھرا پلز مجرب نافع اسقاط حمل محافظ صحت زچہ وبچہ مکمل کورس بارہ روپے ۱۲/- ایک ماہ سو روپیہ ۱۰۰/- **مسیح الملک دواخانہ دہلی** ۲۲ چونگی راولپنڈی

سلامتی کونسل ریاست جموں وکشمیر میں استصواب رائے شماری کی میعاد کا تعین کر دے

(کشمیری لیڈروں کا مطالبہ)

مظفر آباد۔ ۷ اکتوبر۔ کشمیری لیڈروں نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل سے کہے۔ کہ وہ ریاست جموں وکشمیر میں رائے شماری کی میعاد کا تعین کر دے۔ سردار محمد ابراہیم نے کہا ہے۔ امید ہے۔ کہ سلامتی کونسل ریاست میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرانے کے لئے فوری اور موثر قدم اٹھائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حکومت مسٹر نہرو کے اس مطالبہ کو ہرگز تسلیم نہ کرے۔ کہ ریاست کے مہاجرین کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان مہاجرین نے آزادی کی جدوجہد میں بے حد قربانیاں دی ہیں۔ اس لئے انہیں ووٹ دینے کے حق سے کسی صورت میں محروم نہیں کیا جا سکتا۔ جموں وکشمیر نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر خواجہ غلام نبی گلکار نے کہا ہے۔ کہ اگر سلامتی کونسل اس مرتبہ بھی کشمیر کا قضیہ حل کرنے میں ناکام رہی تو حکومت پاکستان خود کشمیریوں کو موقعہ دے۔ کہ وہ جس طرح چاہیں۔ اپنے وطن کو آزاد کرنے کی کوشش کریں۔

چین اور ناروے کے درمیان سفیروں کا تبادلہ

پیکنگ ۷ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ چین اور ناروے ایک دوسرے کے یہاں سفیر بھیجنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

الفرقان کے متعلق اطلاع

ماہ ستمبر کا الفرقان سیلاب وغیرہ کی وجہ سے ڈاک میں بر وقت بھیجا نہ جا سکا تھا۔ لہٰذا ۷ اکتوبر کو ڈاکخانہ سے روانہ کیا گیا ہے۔ اگر کسی خریدار دوست کو ۱۵ اکتوبر تک رسالہ نہ ملے۔ تو وہ ایک کارڈ کے ذریعہ طلب فرماویں۔ تو دوبارہ رسالہ بھیجا جا سکے گا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اور حضرت بابا فرید شکر گنج رح اور لاکھوں دیگر الٰہی مبلغین کی طرح کفرستانوں کے دلوں میں جا کر جھنڈے گاڑتی۔ آج اس کے لئے کتنے وسیع میدان پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں ہم اخوان المسلمین کے رہنماؤں کی نیتوں پر حملہ نہیں کرتے۔ مگر وہ مغالطہ سے اور نہ معلوم طور پر ان دشمنانِ اسلام کی پیروی کر رہے ہیں۔ جن کی کوششیں اسلام کے اندر رہ کر اسلام کے نام پر اس کو کھوکھلا کرنا ہے۔ اور ہیون کہے یا نہ کہے تمام سنجیدہ اور خیر خواہانِ اسلام یہی خیال کرتے ہیں۔ کاش یہ جماعتیں اس کو محسوس کریں۔ اور اپنے اندر اسلام کی وہ روحانی طاقت پیدا کریں۔ کہ کسی بیون۔ چرچل آئزن ہاور یا کسی اور کو ایسا کہنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

کمیونسٹ چین کے ہوائی جہازوں کی کومنتانگ جزیروں پر پرواز

تائیپہ ۷ اکتوبر۔ کومنتانگ کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کے جٹ لڑاکا ہوائی جہاز آج بھی کومنتانگ مقبوضہ تاچن جزیروں پر دیکھے گئے۔

درخواست دعا

مکرم شاہ جی محمد اکبر خاں صاحب ساکن موضع ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کو مورخہ ۲ اکتوبر کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴